

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

مستطاب

حکیم الاسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن مسید صاحب بنی القادری واپختی

باراول

مطبع حسنی نوکل رخصون چھاپ

۱۸۹۷ء

فہرست کتاب تحفہ اسلام

ردیف	خلاصہ مضامین	ردیف	خلاصہ مضامین	ردیف
۱۵	ذکر فراغت یافتن حضرت آخوند صاحب	۱۴	۲ در حمد۔	۱
۱۴	از تعلیم باطنی و تقرر حضرت بردکالت بادشاہی	۱۵	۳ در نعت۔	۲
۱۴	دولت و جاہ ظاہری حضرت آخوند صاحب	۱۶	۴ تذکرہ مقصود کتاب و دوہم تالیف۔	۳
۱۴	کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب	۱۷	۵ مختصر حالات والدین و گوار حضرت آخوند صاحب	۴
۱۶	مدت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و تلامذہ	۱۸	۶ چہار مکاتیب والد ماجد حضرت آخوند صاحب	۵
۱۹	ذکر مجاز بودن حضرت آخوند صاحب بطریق اربعہ شعبہ ہامی نسبت ایشان۔	۱۹	۱۰ نقل اندراج تاریخ ختمینۃ الاصفیاء متعلقہ حالات حضرت آخوند صاحب۔	۶
۱۹	تذکرہ توجہ حضرت آخوند صاحب نسبت تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان۔	۲۰	۱۰ ذکر حالات حضرت حافظ عبد الغفور صاحب	۷
۱۹	مجموعہ مکاتیب حضرت آخوند صاحب دوازده مکاتیب کہ ہم رسیدند۔	۲۱	۱۲ قدس سرہ مرشد حضرت آخوند صاحب بشارت ولایت قبل از ولادت حضرت آخوند صاحب۔	۸
۲۵	کیفیت استغراق حضرت آخوند صاحب	۲۲	۱۳ اجابت دعای مرعندہ حضرت آخوند صاحب	۹
۲۶	بیان اثر توجہ حضرت آخوند صاحب نسبت شاہ محمود صاحب رحمہ اللہ۔	۲۳	۱۳ بشارت ولایت بزمانہ صغیر سنی حضرت آخوند صاحب۔	۱۰
۲۹	خدمت آخوند صاحب مشرف شدن شیخ شرف الدین محمد زکیر از زیارت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔	۲۴	۱۳ احوال طفلی حضرت آخوند صاحب	۱۱
۳۰	ذکر واقعہ کہ از ان ازاہل خدمت باطنی بودن حضرت آخوند صاحب پیدا است۔	۲۵	۱۳ ذکر تعلیم حضرت آخوند صاحب و اخلاق ایشان و عقیدت ایشان از حضرت حافظ حسن بصیر صاحب قدس سرہ۔	۱۲
۳۰	بر مقام بعید از کشمیر از بلای برون ملک بر آوردن آخوند صاحب چند کس را بہ تقرن باطنی۔	۲۶	۱۴ ذکر سفر خواہ مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت آخوند صاحب از کشمیر و از خدمات پادشاہی مشرف شدن۔	۱۳

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر
۳۵	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخونصاحب	۳۱	واقعہ ضیانت آخونصاحب بہ بارگاہ	۳۷
۳۶	حضرت عمرؓ و حضرت ابی بکرؓ الصدیق رضی اللہ عنہما	۳۱	حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ	۳۸
۳۷	حضرت عمرؓ و حضرت ابی بکرؓ الصدیق رضی اللہ عنہما	۳۱	آخون صاحب۔	۳۸
۳۸	مشرف شدن شخصہ بزیاارت حضرت	۳۱	واقعہ ضیانت آخونصاحب بہ بارگاہ	۳۸
۳۸	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ	۳۱	حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸
۳۸	آخون صاحب۔	۳۱	واقعہ تقریر حضرت آخون صاحب	۳۸
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۱	در طی مسانت۔	۳۸
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۱	بعد وفات حضرت آخون صاحب دیدن	۳۹
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت نسبت نیامدن	۳۱	محمدؐ رجب حضرت را بحالت حیات گفتگو الیشان	۳۹
۳۸	عبداللہ دقان شاہ کاسی بہ کشمیر۔	۳۲	بہ تقریر حضرت آخون صاحب مر کبے کہ غرق	۳۹
۳۹	بتوجہ حضرت آخون صاحب از زیارت	۳۲	مے شد از ان برآمد۔	۳۹
۳۹	حضرت محمدؐ مخدم مشرف شدن شخصہ۔	۳۲	واقعہ فریاد درخت نر و آخون صاحب	۳۹
۳۹	واقعہ متعلقہ تاثیر توجہ حضرت آخونصاحب	۳۲	و تنبیہ باغبان۔	۳۹
۳۹	واقعہ زندہ شدن مرغ مرده بتوجہ حضرت	۳۲	واقعہ متعلقہ علم آخونصاحب بظہورات	۳۹
۳۹	آخون صاحب۔	۳۲	خواطر۔	۳۹
۴۰	واقعہ سلامتی عاقلہ از مملکت حبس لادت	۳۲	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۹
۴۰	بتوجہ حضرت۔	۳۲	واقعہ متعلقہ قوت باطنی و تقریر آخون صاحب	۳۹
۴۰	مطلع شدن حضرت آخون صاحب بظہر	۳۲	واقعات متعلقہ تقریر آخون صاحب	۳۹
۴۰	خواجہ رسول و جواب آن۔	۳۲	در اعانت مریدان بہ قوت باطنی۔	۳۹
۴۰	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۳۲	واقعہ متعلقہ اثر توجہ باطنی آخونصاحب	۳۹
۴۰	در ہائی مجبوس بتوجہ حضرت۔	۳۲	واقعات متعلقہ کشف حضرت آخونصاحب	۳۹
۴۱	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۳۲	واقعہ تقریر حضرت آخونصاحب نسبت بہ بعض	۳۹
۴۱	نسبت سخنی بابا۔	۳۲		۳۹
۴۱	تعبیر خواب محمدؐ تا یہ کہ حضرت آخونصاحب	۳۲		۳۹
۴۱	ارشاد فرمودند۔	۳۲		۳۹
۴۱	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۳۲		۳۹
۴۱	نسبت موت شخصہ۔	۳۲		۳۹

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر
۴۴	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۵۳
۴۵	زبان عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پیکر نامہ	۶۶	زبان عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پیکر نامہ	۵۴
۴۵	بتوجہ حضرت آخون صاحب از آوندے	۶۷	واقعہ متعلقہ کاملیت حضرت آخون صاحب	۵۴
۴۵	۳ دوازده سال خلمہ روزانہ یکفانہ برگردن	۶۸	از اولیای زمانہ خود زبانی روح حضرت	۵۵
۴۵	صحت آسیب زدہ بتوجہ حضرت آخون صاحب	۶۹	شیخ نورالدین صاحب قدس سرہ کہ از	۵۶
۴۶	حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ	۷۰	اولیای کرام اند۔	۵۷
۴۶	محموشاہ بہ خلیفہ خود پیامی دادند۔	۷۱	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۵۸
۴۶	واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ ازان	۷۲	از توجہ حضرت آخون صاحب برضی من	۵۹
۴۶	ترقیہ حضرت آخون صاحب ظاہر میشود۔	۷۳	خواجہ محمد سخی بطرفہ العین نفع شد۔	۶۰
۴۶	بیان فرمودن حضرت آخون صاحب	۷۴	بقرن حضرت آخون صاحب عبدالوہاب	۶۱
۴۶	خدمت العالم در خواب شیخ محمد صدیقی	۷۵	خوش نویسی گردید۔	۶۲
۴۶	بعد وفات حضرت آخون صاحب از توجہ	۷۶	قرن حضرت آخون صاحب نسبت	۶۳
۴۶	حضرت صحت اکبر شاہ صاحب از مرض۔	۷۷	تعمیر مقبرہ۔	۶۴
۴۶	بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب	۷۸	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۶۵
۴۶	در خواب بر اکبر شاہ صاحب۔	۷۹	نسبت موت بیماری۔	۶۶
۴۶	واقعہ گردانیدن ردی اکبر شاہ صاحب	۸۰	قرن حضرت آخون صاحب نسبت	۶۷
۴۶	از طرف قبلہ بطرف مقبرہ آخون صاحب	۸۱	مریضی و صحت او۔	۶۸
۴۶	حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ	۸۲	رنج جنون محمد اسحاق شاعر بتوجہ	۶۹
۴۶	محمد زمان تکذیب بیان غلط فرمودند۔	۸۳	حضرت آخون صاحب۔	۷۰
۴۸	مریدی ما داعتقاد حضرت بوجہ موت	۸۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۷۱
۴۸	عزیزی شہید پیدا شدن و از گفتگوے	۸۵	بوقت مراقبہ حضرت آخون صاحب و قبل از	۷۲
۴۸	متوفی در خواب نفع شہید۔	۸۶	اظہار او بیان آن زبانی حضرت۔	۷۳
۴۸	در خواب خواجہ امان اللہ را خبر دادن	۸۷	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۷۴
۴۸	واقعہ ہدایت نمودن حضرت۔	۸۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۷۵

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر
۴۸	واولاد و وعدہ السلاک شجرہ کامل	۴۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب۔	۷۸
	و نقشہ مشتمل بر احوال مختصر تمامی نسل		تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب۔	۷۹
	حضرت آخون صاحب۔		تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب	۸۰
۶۸	ذکر کدخدائی خواجہ مویہ الدین خان صاحب	۸۸	و برادران ایشان و ازدواج اولاد	
	و اولاد ایشان۔		مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی ہر دو	۸۱
۶۹	تذکرہ وفات مولوی خواجہ مویہ الدین خان	۸۹	فرزندان حضرت و قائم مقامی آنها بعد	
	صاحب۔		وفات حضرت و تذکرہ اولاد و انتقال بنیاد	
۷۰	تذکرہ حالات خواجہ امین الدین خان۔	۹۰	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت	۸۲
۷۳	تذکرہ خواجہ معین الدین خان صاحب۔	۹۱	آخون صاحب۔	
۷۴	تذکرہ خواجہ محمد محی الدین خان۔	۹۲	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ امین الدین خان	۸۳
۸۷	تذکرہ شجرہ حضرت آخون صاحب	۹۳	و خواجہ مفتی معین الدین خان۔	
	از حضرت آدم علیہ السلام تا اینوقت		تذکرہ نسل خواجہ جلیل الدین خان صاحب۔	۸۴
	و تفصیل افراد طبقات از حضرت		تذکرہ حالات اولاد خواجہ مجید الدین خان	۸۵
	آخون صاحب و مختصر حالات		و خواجہ محی الدین خان۔	
	افراد۔		تذکرہ اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب	۸۶
۱۰۴	بیان احتیاط مولف در تالیف کتاب	۹۴	ذکر کدخدائی خواجہ سید الدین خان صاحب	۸۷
	و خاتمہ۔		و خواجہ سلیم الدین خان صاحب	

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

کے

تذکرہ اسلام

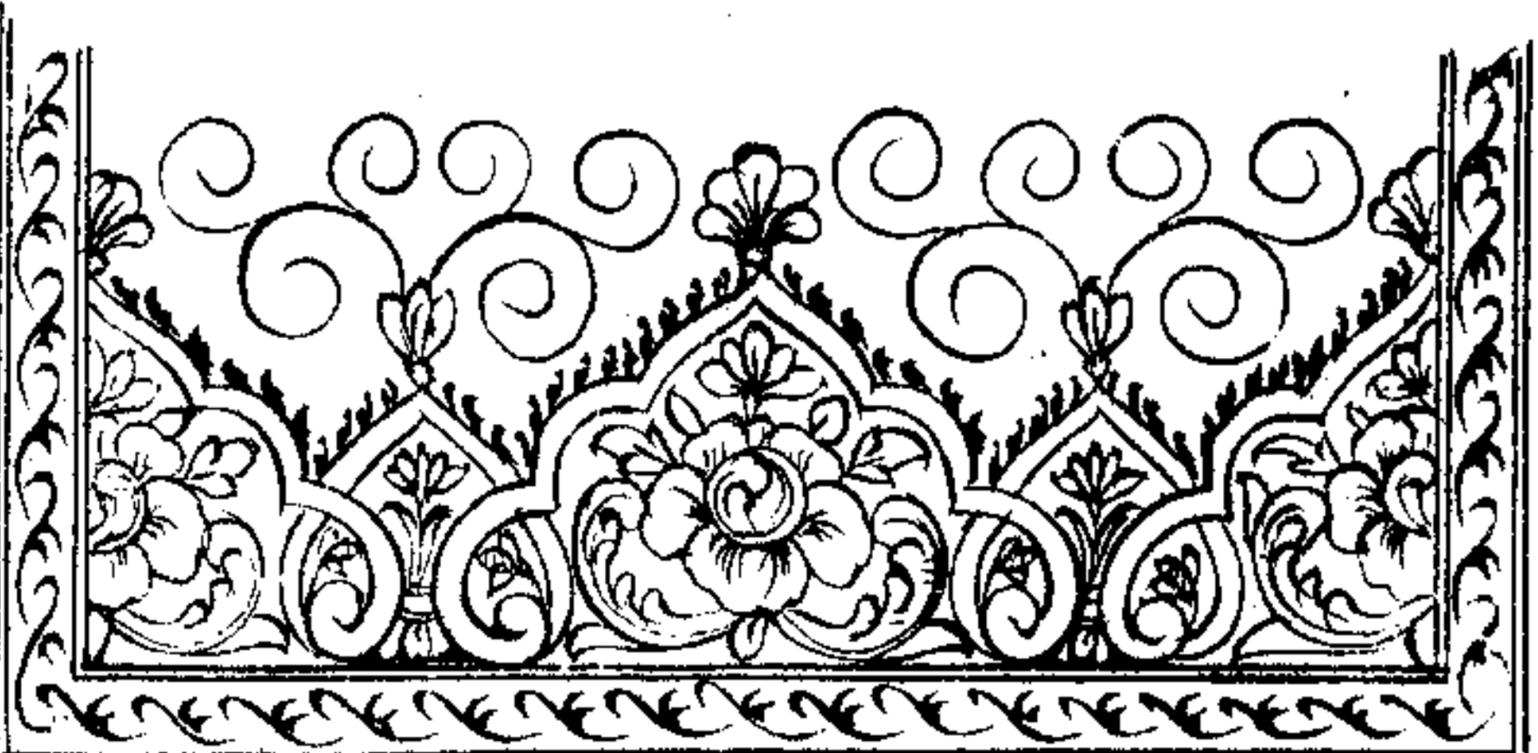
مؤلف

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب حسنی القادری واپسٹی

باراول

مطبع نئی نول شکر پورہ چھا

۱۸۹۷ء



بسم الله الرحمن الرحيم

حکمت خداوند متعال در آفرینش موجودات و صفات آنها از شمای بی نهایت است. بذات خود موجود و عین حقیقت و وجود است بحیثیت اطلاق و تجرد یکتا و نهایت بی نام و بی نشان است و درین حیثیت حق است و بحیثیت تلبس اعراض و تشخصات نامحدود و کثیر که مینماید خلق است. ذات و الاصفات ازلی الحقا و ابدی الظهور است همیشه بعد ظهور خفا و بعد خفا ظهور فرمایند و بوقت ظهور ظاهر حق عالم می نماید و باطن عالم حق می باشد.

بجز خدا غیر خدا در جهان غیر می نیست | بی نشان است که از نام و نشان چیزی نیست

تمامی عوالم مع افراد موجودات که اجناس و انواع آنها لاتعداد و شخصی و صفات آنها از شمار بیرون همه ممکن الوجود اند. و تمامی ممکنات در وجود خود محتاج ذات واجب الوجود اند. بنسب ذات واجب الوجود وجود ممکنات ناممکن است پس باید ممکنات و مرجع آنها صرف ذات واجب الوجود است و حقیقت ممکنات نیز ذات واجب الوجود است پس زمین ظاهر است که وجود ممکنات وجود حقیقی نیست بلکه وجود اعتباری است. و وجود ذات واجب الوجود وجود حقیقی است و ممکنات گویا اعراض آن جوهر الجواهر و حقیقت الحقایق اند که صفت ظاهری او وجود و صفت باطنی او امکان است و انیمه تشخصات و تعینات و خواص مخصوصه ما به الاتیاز همه شیون ذاتیه واجب الوجود اند. که در وحدت ذات او مندرج و مندرج بودند. و ازین ثابت است که فی الخارج ما سواهی حقیقت واحد چیزی نیست و همان حقیقت واحد بنظر عوام بوجه شیون و البسه و تشخصات و تعینات و صفات نامحدود و کثیر مینماید. و ذات واجب الوجود در مظاهر ممکنه جلوه فرماست ازین هویداست که در حقیقت موصوف صفات مظاهر ممکنه آن ذات موجود مطلق است که از اطلاق و مظاهر ممکنه جلوه فرما شده است نه مظاهر ممکنه.

از جهان و جوب تا امکان | هر چه از پیش از خفا و عیان | او بهار است این جهان رنگش | اوست قانون جمله آهنگش

اگر در صفات و حالات و تکوین افراد موجودات عالم غور کرده شود فردی نیست که ظهور آن بر حکمت باشد آن

حکیم مطلق یعنی: باشد و حالات عجیبہ و صفات غریبہ و کمالات نامحدود و ندارد۔ و بالا نفرد و فہم امور مذکورہ نیست
 فردی و شوار بلکہ ناممکن است۔ و مجموعاً بلحاظ جملہ حالات مستحق چندین محامد شمر دن ممکن است کہ شمار آن از معلومات
 انسانی بیرون است چون نیست فردی انسان از محامد کاملہ قاصر است۔ کجا جملہ افراد موجودات عالم کہ علم انواع و
 اقسام آن از حد علم بشری خارج است و کجا موجودات عوالم۔ کہ از انواع و اقسام آنها و از اوصاف و کمالات آنها
 غریبہ آنها بجز ذات باری احدی مطلع نیست چون عجز انسان بحدیست کہ از مظاهر ممکنہ نسبت منطری ادراک
 حالات بالا نفرد اوراد شوار بلکہ ناممکن است پس چنان اوست نسبت صفات و کمالات آن اندازہ محامد کردن میتواند
 و کجا در علم انسان وسعت معلومات محاسن جمیع مظاهر ممکنہ ازین ثابت است کہ علم انسان از معلومات محاسن
 ظهور آن ذات محض قاصر است بہ محاسن ظهور حمد و ثنا چندین کہ باید کی کردن میتواند و کجا محامد و محاسن خفا۔ پس
 ازین ثابت شد کہ حمد و ثنای باری چنداں کہ واقعی است از ان شملہ انسان ادا کردن نمیتواند و در حقیقت آن
 ذات محترم شایان چندین حمد و ثناست کہ حد آن در علم اوست۔

یا ابدی الظہور یا از لے الخفا | نورک فوق النظر حسنگ فوق الثنا

حقیقت آن ذات والا صفات بوجہ اطلاق در ذوات موجودات چنان ساری است کہ گویا او عین ذوات
 است چنانکہ آن ذوات در ذمی عین بودند علی بنہا صفات کاملہ او در جمیع صفات موجودات چنان ساری
 اند کہ گویا آنها عین صفات اند چنانکہ آن صفات در ضمن صفات کاملہ عین صفات بودند۔ گو صفات غیر ذوات
 می نمایند لیکن بحیثیت تحقق و حصول عین ذات اند نہ بیکہ صفات بحسب مفهوم بذات منتہی می شوند همچنین
 بحسب تحقق بحقیقت منتہی میشوند و بدین معنی عین ذات موجود اند کہ وجود تعدد نمیدارد و بلکہ ذات موجود
 یکی است گویا صفات و اعتبارات کثیر باشند۔

چشم و حیرت بکشا مسجود بنجای کعبیت	کفر و اسلام یکی کذب و تجاریہ یکبیت	جہد چون ہر بر خانہ تا ہم چکنم	صاحب پر و حرم مسجود بنجای کعبیت
پیس سگر کش غمخانی فیض تو حیدر	سیکش ساقی وینامی وینجای کعبیت	گاہ از کسوت شاہ گوی از دل ق گدا	میکند طوطوی پیکر جانانہ یکبیت
	و حد صرف مگر نظر دارم و بس	پیش من شمع گل بلبل پر از کعبیت	

ای آفتاب انور ظہور وی شمع شبستان خفا سجا ہا در طپیدن است با آنکہ صبح پر وہ خود نمائی بر خود نہ در پردہ و نفوس تج از ہوا
 در سوختن است با آنکہ نقابی از چہرہ دلربائی باز نہ فرمودہ۔

بی نقاب آن جمال نتوان دید	وز رطش جز قتال نتوان دید	آفتاب است در ظلال نہان	از بغیر از ظلال نتوان دید
نعتیک ذات والا صفات بچندین اسما موسوم است کہ تعداد آن از علم انسان بیرون است و بجز ذات مقدس صفات از تعداد آن کسی واقع نیست و ظہور آن ذات در مظاهر ممکنہ بحیثیت اسمائی است			

و اسما با هم متقابل و متضاد اند لهذا مظاهر هم متضاد اند و این تا مناسب بود - که اهتمام اصدا و از چند متعلق
 پیشند لهذا سبده فیاض از قدرت کامله خود در منظری جمیع اسما و صفات ظهور فرمود و او را در عالم ظهور بجلالت خود
 ممتاز ساخت که آن انسان است - لیکن در افراد انسان هم تفاوت مدارج و صفات مختلف ظهور فرمود - در بعضی
 افراد ظهور صفات بطور غیر معمولی زاید و زاید تر و کامل و کامل تر ظهور آمد - و اینها بدین اعتبار شرف و اشرف ترین
 نبی نوع انسان شدند و موسوم به اولیا و مرسلین و انبیا علیهم السلام گردیدند و بالاخر منظر اکمل اتم یعنی حضرت
 خاتم الانبیا سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم ظهور فرما شدند که بلحاظ اکملیت بر تمامی مظاهر
 کامله شرف کامل میدارند - و بدین وجه در مظاهر ممکنه بی همتا و بی مثال اند و وجه شرف آنحضرت نه صرف همین است
 بلکه کامل تر وجه شرف آنست که در تجلی علمی غیبی آن ذات موجود مطلق اولاً از اطلاق درین تعین جلوه فرما شده است
 بدین وجه در تجلی شهادت وجود بعد تمامی مظاهر کامله ظهور این منظر اکمل و اتم شده است و چون این امر ثابت است
 که در تجلی علمی غیبی ابتدائی ظهور این منظر است پس ازین ظاهر است که بلا واسطه این منظر اتم افاصله وجود دیگر
 مظاهر شده است درین صورت بغیر تسلیم این امر چاره نیست که کدامی منظری از مظاهر ممکنه از نور این منظر اتم
 خالی نیست و در موجودات عوالم موجودی نیست که در نور این منظر اتم ساری نباشد - بدین اسباب نسبت
 آنحضرت ارشاد ذات و الاصفات آنست که لولاک لما خلقت الافلاک - و بدین تخصیص سرور کائنات منصوص بالقاب
 ما ارسلناک الا بشرا و نذیرا - و مخصوص بخطاب - ما رمیت اذ رمیت و لکن اشد رمی - شدند ازین شرف
 سرور عالم بر جمیع انبیا ثابت است پس در حقیقت خلیفه اکمل الحقیقت صرف ذات سرور کائنات بود -
 که در محاد و محاسن آنحضرت انسان بوجه قلت معلومات محض قاصر است و ذات آنحضرت چندانکه مستحق محاد است -
 از ان هیچ ادا کردن نمیتواند - پس بر جناب رسالت مآب محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم بدو نام محدود
 اختصار میکنیم چرا که آن تحفه کجا میسر است که لایق پیشکش خدام ذوی الاحترام باشد و آن هدیه کجا میسر است که
 لایق شان بندگان عالی مقام باشد جز آنکه در نعمت آن سرور عالم و بان بجز کشتائیم و اعتراف بقصود مغذوری نمانیم -
 چاره نیست -

منظرم تحفه ندادم پیش ازین	بجز صلوة جز سلام می شاه دین	از کرم بکشا بسوی من نظر	لفظ کن بر حال این مسکین مگر
یا شفیع المنین عالم بین	بر درت نامید و یا بوسم مبین	ای حبیب حق بحق شوی من چون	تا ز بطلان روی آیم بروی
تا تا بدور دم خورشید بود	اور همه ذرات بنیم روی و	تا بجلی محو گردم سوے حق	تا بچشم حق به بنیم روی حق
اللهم صل علیہ و علی آله مقبلسین بخوارق کماله و بوارق جلاله و اصحابه اجمعین بر حتمک یا ارحم الراحمین			
تذکره مقصود کتاب و وجه تالیف بعد ازین هر چه مقصود بیان است - تذکره منظری ذوی شان است			

که در سنه یک هزار و هشتاد و شش هجری جلوه فرمای عالم تا سوت شده - مخاطب بخطاب قدوة الوصلین پیشوای اکابر اهل یقین جامع کمالات شریعت و طریقت محقق ولایت و حقیقت برگزیده اولیای زمان ممتاز اقیامی دوران ما هتتاب فلک هدایت آفتاب آسمان ولایت شیخ الاسلام سید الانام حضرت آخون خواجه عبدالسلام حسنی النقشبندی گردید - از فیضان علوم ظاهریه و باطنیه لویشمارتصمیم بدرجه کمال رسیدند و کالمین هم فیضیاب شدند و همه کسان منافع اقسام و انواع حاصل نموده خوشحال گردیدیم گو حالات آنجناب که نهایت عجیب و غریب بودند - بشمار اهل عصر آنجناب بحسب معلومات خود قلمبند کرده بودند و تدوین مکاتیب آنجناب هم بعض اصحاب نموده بودند - و تصانیف آنجناب هم در آن زمان بسا شایع و مقبول خاص و عام بودند لیکن چونکه در آن زمان کلامی طریقه اشاعت کتب نبود عموماً نقول قلمی مستعمل بودند - که از تغییرات زمان و تاخت و تاراج سلاطین دوران و تباہی بلاد و اهل بلاد در دو صد سال همه تلفت گردیدند و الحال چیزی ازان هم رسیدن دشوارست - و در نسل آنجناب هم بچوه مذکوره همه کتب باقی نمانده لیکن تا هم یادداشت انساب و بعض تحریرات و مکاتیب و بعض کتب چنین موجود اند که ازان بالا بحال از حالات و از بزرگان و اولاد آنجناب آگاهی ممکنست - و چونکه عادت زمانست که از عروج بدنزول میرسانند و از تنزل به ترقی می بروند و این مدو جز در همه نمایانست پس بحسب عادت زمان در نسل آنجناب هم تغییرات پیدا شده همه کسان متفرق شده بر سکونت بلاد مختلفه مجبور گردیدند و از تغییرات نوبت بعدی رسید که در میان اکثرین منایرت پیدا گردید - و بیشتر کسان اقربای خود را نمیدانند و بیشتر کسان از قلت معلومات این هم نمیدانند که از کدام نسل اند و اسمای بزرگان اینها چیست - و حالات بزرگان اینها چه - پس ضرورت این داعی است که هر چه در نسل آنجناب موجودست آن همه در کتابی منضبط کرده شود - و بذریعہ انطباع شایع کرده آید که از تغییرات زمان از تلفت محفوظ ماند - و همه پس ماندگان و ارادتمندان ازان متمتع فیضیاب شوند و ساکنان بلاد مختلفه از یگانگت با همی خود با مطلع شوند و آنها که از قلت معلومات نمیدانند که از کدام نسل اند مطلع شوند و از بزرگان خود آگاه گردند - لهذا بدین وجوه من متوجه این امر شدم و هر آنچه بهم رسید درین کتاب منضبط نمودم و این کتاب را موسوم به تحفة الاسلام نمودم -

مختصر حالات والد بزرگوار	والد بزرگوار جناب آخون صاحب سرور ارباب توحید پیشوای اصحاب تجرید
حضرت آخون صاحب	مجمع علوم شریعت منبع معلومات حقیقت معدن جواهر هدایت مخزن کمالی ولایت

زبدۃ العلماء الراغبین قدوة الفضلاء المتبحرین عمدة السالکین نورا الواصلین سید الانام حضرت خواجه شاه مسعود حسنی النقشبندی رحمة الله علیه بودند که ولی مادر زاده و مهذب و ساکت و از اکابر

خلفای حضرت حافظ عبدالغفور پشاوری رحمہ اللہ و از اکابر علما و اولیاء سے وقت خود بودند۔ جناب ممدوح در پشاور سکونت میداشتند و تعلیم علوم ظاہری و باطنی میفرمودند۔ و بہ تعلیم حضرت بیشمار اشخاص در علوم ظاہری و باطنی کامیاب شدند و بمنافع بیشمار از جناب موصوف مستفید گردیدند۔ گوہ بیشتر از حضرت ممدوح واقعات خوارق عادات بظہور آمدند لیکن یادداشت تلف شد ازین قبیل در تذکرہ تفصیل آن معذوری است از حضرت ممدوح جناب حافظ عبدالغفور پشاوری از حد محبت داشتند حضرت ممدوح جناب را در فرزند میخواستند و نیز خواہش این امر کردند۔ کہ بخلعت قائم مقامی خود مقرر و ممتاز سازند لیکن جناب موصوف قبول نکردند۔ ازین واقعہ اندازہ علوم مرتبت آن جناب تواند شد۔ حضرت ممدوح چهار فرزند میداشتند۔ نام نامی فرزند کلان۔ سید مراد الدین خان صاحب بود۔ کہ برادر کلان حضرت آخون صاحب بودند۔ و نام برادر خرد حضرت آخون صاحب ملا خواجہ عبدالکریم صاحب بود و فرزند اصغر آن جناب خواجہ محمد ابراہیم صاحب بودند۔ جناب ممدوح بعمر طویل در پشاور از جهان فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبرہ مرشد خود (یعنی حضرت حافظ عبدالغفور صاحب پشاور) مدفون گردید۔

چهار مکاتب والد ماجد | چهار مکاتب حضرت خواجہ شاہ مسعود حسنی نقشبندی رحمہ اللہ موسومہ جناب
حضرت آخون صاحب | خواجہ مراد الدین خان صاحب مرحوم فرزند اکبر کہ با سنا و اعتبار ہم رسیدہ اند و ذیل مندرج اند

مکاتب (۱)

نور ابصار من سید مراد الدین خان سلیم اللہ تعالیٰ۔
زبانی میر عنایت اللہ صاحب دریافت شد کہ در قلب شما گرانی ذکر است و طبیعت شما گران از ذکر یعنی از ذکر چار ضرب و خلو و متخیلہ و مدر کہ تکالیفی و تساہلی میفرمایند جان من دور افتادہ قریب ہفتاد رسید و در چار ضرب کہالت نمیکند پس عجب است کہ ایشان طبع خود را بر خود غالب کردند و خیر مضی لمضی استقبال را ذکر چار ضرب موقوف و سازند و صحبت مرزا جمیل بیگ صاحب غنیمت شمارند و صبح و شام مع ہر دو فرزند ان نرینہ بہ شغلیہ شستہ باشند و تکاسلی بکار نبرند کہ خوب نیست۔

مکاتب (۲)

نور ابصار من سلیم اللہ تعالیٰ۔
در وقت نوشتن خط برای شما معلوم شد کہ در قلب شما گرانی ذکر است۔ شاید در فکر فنا و فنا و فنا و النفس افاق و قنار لطایف و عناصر بدنی و خلو و لطایف و خلو و متخیلہ و خلو و مدر کہ دل نمیدہند ہر دو کفار

باید کرد۔ یعنی فکر و زمی و فکر ترقی سلوک این کلمہ حضرت پشاور سیست کہ برای عنایت اللہ نوشتند از پشاور بکشمیر۔

مکاتیب (۳)

نورا بصار من سلمکم اللہ سبحانہ۔

دو فرزند نرینہ سلامت باشند مبارکباد متکم اللہ تعالیٰ بطول الاعمار و حسن الاعمال۔ از میرزا صاحب دعای خیر گنایند بشرے لقا انجز الاقبال ما و عداہ و کوب المجد من افق العلیٰ سعدا۔ تربیت اولاد و اتباع سنت لازم بگیرند و آدم ہشمار گنج مقصود نشان و از حقیقت ارشاد زبانی میرزا جمیل بیگ سلمم اللہ سبحانہ مفصل نوشتید خوب کرید۔ خاطر خوش شد صحبت ایشان را از نعمتہای غیر مترقبہ و از معتقنات بدانید و شکر بجا بیارید کہ شمارا بہ پشاور و لاہور رسیدن نمیشد حق تعالیٰ ایشانرا بدار اختلاف رسانید و ماذک علی اللہ بعزیز۔ این بعینہ بآن می ماند کہ جناب حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کہ سر طلق خواجہ اندروزی خطرہ شد کہ جائے باید رفت مقصد معین نشد بعد استیلا می آن سوار شد و عنان مرکب ہون طور گذاشتند بویرانہ رسیدند مسجد سے بو پیش در آن مسجد مرکب استادہ فرود آمدہ بمسجد درآمد جوانی در آن مسجد مراقب بود چون سر برداشت سلام علیک گفتہ جوان مشکلی کہ در طریق داشت ازان از جناب حضرت سوال کرد حل شد بعدہ حضرت گفتند کہ امی جوان وقتی کہ شمارا در طریقت مشکلی افتد ما آسجای تو ان آمد۔ جوان گفت کہ ہر گاہ مشکلی پیش سے آپ ہر سنگی برای من خواجہ یوسف ہمدانی خواهد شد۔ لیکن این نصیب مراد ان ست کہ مریدان را بدو سر بدست می آید۔

کار آسان نیست بادر گاہ او | خاک می باید شدن در راہ او

مصرع آری دہند لیک بخون جگر دہند

طریقہ حضرات کہ رو بہ مشقت دارد کہ ازین سہ چہار بیت معلوم میشود۔

سالکا دانی طریق راہ چسپیت	و اما با نفس خود بودن بحرب	توت خود از خون دل کردن مدام
ترک کردن لقمہ شیرین و چرب	خانہ تاریک و بیداری شب	معدہ خالی و ذکر چار ضرب

و طرق دیگر مشقت بین بین دارند۔ طریقہ نقشہ بند یہ اسهل ست خصوصاً انچہ باین فقیر رسید صاحب رشمات خواست کہ بعزم ملازمت حضرت خواجہ احرار مسافر شود از خدمت مولانا عبد الرحمن حاجی استیذان کرد ایشان گفتند کہ شما آداب ملازمت و صحبت حضرت خواجہ نمیدانید ما رقعہ می نویسیم

برای یکی از دوستان خود مولانا قاسم نام ایشان را اول دریا بید و تعلم آداب صحبت کنید بعد از آن ملازمت خواجہ کنید
 مولانا قاسم رقعہ را بر چشم مالیدند و آداب گفتند از آنجمله همین بود کہ حضرت ایشان را سبب دولت دنیا بسیار
 روی داد و پرداخت طالبان بظاہر صحبت و تعلیم و تعلم نمی شود حالاً ہر کہ خواہد کہ از ایشان استفادہ و استفادہ کنند
 جز طریق رابطہ صورت ندارد کہ دل بدل ایشان بند و طالبان از اطراف عالم آمدند۔ چون زین فائق آگاہ شدند
 محروم رفتند و مادین شصت سال ازین اسرار پیش کسی لبت کشودیم مگر امروز کہ باشما گفتیم کہ رقعہ مولانا
 عزیزست در شجاعت پہنید کہ این نقل را دیدیم بر حافظہ اعتماد نیست خطا شدہ باشد غرض از تمہید این مقدمہ
 آنست کہ ابتدای نسبت میرزا صاحب خلوص متخیلہ بود کہ در قدما اکثر بود یک آنی می بود و در ایشان دایم و
 اوسط ایشان بجزئی بود کہ محض نایانتست از نہایت ایشان چه وانمودہ آید الحال در استفادہ و استفادہ بطور
 مسدودست آنرا بابتدای التفات از ایشان حاصل باید کرد و طریق افاضہ و استفادہ ہم از ایشان متفسر باید کرد
 بروجی کہ از ان شائبہ جدال ظاہر نشود کہ ایشان با کتاب آشنائی ندارند و سببہ الابرار مولوی جامی است۔

فاصلی و ادسے ہر بان پیاپی	در بیان جان فرسای	از رویشی پرسید کہ خدا را بچہ شناختہ۔
گفت من طرقتنا ساویم	نیست کاری بشناسا کریم	کار من نیست کہ کس را بجدال
رو نایم بخند اسے متعال	ہر کہ پے پر پے من بشتابد	ہر چہ من یافتسم او ہم یابد
در پیش از باب قدرت و از باب دل رعایت آداب ضرورت اگر چہ بنا بر محبت من شمارا دوست میدانند لیکن حفظ آداب ضرورت کہ نور علی نورست۔		

آدب و انقیاس ایہا الاصحاب	اطرق العشق کلبا آداب
این نقل را باین رنگ اظهار نخواہید کرد کہ مبادا ازین تنصیص بزرگی مفہوم شود و اگر ضرور باشد اظهار این مطلب بزرگ دیگر باید کرد کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدینہ رسیدند۔ براسے اہل مدینہ منورہ والا کل اہل مدینہ کجا بکہ میرسیدند قال اللہ تعالی (لایسأل عما یفعل وہم یسألون) حضرت مایکنند ای پسر چون ترقی باطلت شود ترقی ظاہرت شود۔	

مکاتیب (۴)

سکرم اللہ سبحانہ و لا تا کم۔
 بعد سلام مننون احوال فقیر بنجرت۔ میر عنایت اللہ صاحب بعد دو ماہ رسیدند۔ اکثر امور
 بزبان گفتند۔ سلامت ہمہ معلوم شد حضرت مایگفتند کہ بابا کسی نیستیم اگر کسی با ما بد باشد او داند۔
 این سخن چہ در اقرار بست و چہ در مصاحبان جواب آنست۔ از مبدای گویم حق تعالی بود کنز مخفی

و از مخلوقات چیزے نبود۔ از عدم عالم را بیرون آورد و مخلوق کرد یعنی عالم را نسبتے بوجود او کان الله ولم یکن معشی۔ ہی آنکہ عالم را در ان اختیار می باشد کہ اختیار فرج وجود نبود اختیار از کجا باشد جامہ ندانم و امن از کجا آرم از پشت حضرت آدم ذریات را بر آورد بی گفتند۔ آنتے بزرگم ما را یاد نماید و شاہدان بران منصوب کردند۔ بعد آن در کشتی حضرت نوح محمول کرد و بار معلوم نیست۔ از کتاب سنت یقین شد این از پیغمبران است علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و در امت مرحومہ۔ گفتیم خیر امتیہ در شان ایشان است در ہر زمانی اولیا امشرف کرد علماء ہستی کا نبیاء بنی اسرائیل۔ و از منکران در پروردہ داشت اولیائی تحت قبائی لایعرفم غیرے۔ غرض ازین نوشتہ آنکہ فضیلت حضرت انبیا و اولیا ثابت است حضرت حافظ عبدالغفور صاحب مرشد کاتب حروف ولی ما در زاد و از حاجی حرمین شریفین حاجی محمد اسمعیل صاحب بجزبات احرار یہ مشرف شدند و از حضرت سعدی صاحب لاہوری آن یافتند کہ مافوق آن متصور نیست و از سینہ ہامی حضرات ہمہ یافتند و طرق حضرت شاہ نقشبند و حضرت خواجہ احرار و حضرت مجدد در ضمن کلام و ذکر طرق بیان میفرمودند و این فقیر را بخلای قبول کردند و بفرزندی خواستہ بودند و فقیر نخواست بلکہ حضرت مرحوم و غیر ہم الحال گو یا فقیر را بجای خود گذاشتند کہ محبت فقیر بسیار داشتند و زیارت و حج میخواستند و بجای خود نایب منابی میخواستند۔

ما کلمات تمنی المرید کہ | شجر الریح بما لا تشتی السفن

در باب حج الہام شد کہ (ست آیوراہ بین قصد یح پاؤنگے) بزدان ہندی شنیدہ ام و نایب شتاب ہم نشدم و آمدن کشمیر ہم نشد و لیکن مسجد کلان ساختہ آمد در محلہ خود بلوچ پورہ از زرنیا میان منظور کہ ناظر عمرہ بود و فقیر در ہیج امرے دل ندادہ نہ در مطالعہ و حفظ کتب از تفسیر حدیث و قرارت و فقہ و تصوف و عربیت و نہ ریاضت گو یا مجذوب ما در زاد پورہ ام۔ چه توان کرد و مراجعین آفریدند آن ایشان اند و من چنینم۔ یارب۔ حضرت مرشدی کشف کونی و کشف قلوب را مضروا نستہ اند و این راہ بند کردہ منع کردہ اند این احوال کہ نوشتہ ہم برای آنت کہ ما از کشمیر کہ بر آمدہ بودیم بقصد ملک کن بر آمدہ بودیم باارسلان خان کہ جغتائی خان شدہ بامید مدد معاش کہ از دکن حاصل شود۔ بہ پشاور و کابل آمدیم۔ در پشاور از مردم لکھا بودند فقیر را نظری از فضل الہی از نظر ہای حضرت مرشدی نصیب شد کہ قطعی منجی است احوال خود را ہیچ نمیدانم چون تولد شد ہمیشہ مرض بودم و چون کلان شدم و بالغ شدم۔ بچنین بودم۔ حضرت مرحوم کلان کسب ہای بسیار کردند از نوکری و تجارت و کسب علوم کردند۔ و مراتب خود کردند والدین را بر لے خواندن گذاشتند۔ و تابع برادر کلان کردند تا آنکہ باارسلان خان سفر بہ نیت و قصد دکن اتفاق افتاد و روانہ کابل شدیم و نظری از حضرت مرشدی نصیب شد کہ نقل آن از ہزاران ہزار ہر کسے کم نصیب شدہ باشد و از فقیر ہیج کار درست نہ شد چہ فقہ و چہ حدیث و چہ قرارت

و چه تفسیر و تصون و چه ریاضت حضرت مرشدی سلوک مرا آسان فرمود و نسبت تزویج فقیر در خانه مرشدی شد
والدۀ شما خواهرزده و چه میرزا جمیل بیگ صاحب صوفی بود که از قبیله عرب بود یکی از یاران مرشدی مرا گفت که این
نصیب شماست و در نه این خرفاء عرب بر باد شایان هندوستان دختر نمیدهند حضرت سلوک تسلیم مرا آسان فرمود
و مشکل همه آموختند و فقیر را گفتند که از اصطلاح هر کسی واقف باید شد تا اجازت بجمع طرق و سلاسلت بود آن
بکشمیر هم همین طور مجذوب بودم - و جاذب را ندانستم که کیست اگر جاذب فقیر حضرت مرشدی است پس سانسند
فقیر پیش مرشدی کیست اگر الله تعالی است پس مرشدی چرا اینمه تربیت کردند و از کشف چیزی عنایت نشد
اگر چه سینه منشرح شد کشف پیش آن چه اعتبار دارد -

مدتی شد که بیدار تو دارم هوسی | جگرم خون شد و این از نه گفتم به کسی

آن نور چشمان را با همه خیال و اطفال مع نعمتها که حق تعالی بایشان داد در ضمن خود و ضمن حضرات خود گرفتیم
والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم -

نقل اندراج تاریخ خزینة الاصفیا | در تاریخ خزینة الاصفیا - جلد اول مخزن چهارم بصفحه (۶۷۶) و (۶۷۷)
متعلقه حالات آخون صاحب | مطبوعه مطبع منشی نو کشور مفتی غلام سرور صاحب مؤلف کتاب حسب میل می نگارند

خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی قدس سره از اکابر خلفای حافظ عبدالغفور صاحب پشاور می است جامع علوم
ظاہری و باطنی بود و با وجود دولت ظاہری که واسطه وکالت شاهی و کشمیر داشت و جاگیر دار و منصب دار بود
لحمه از یاد خدا غافل نمی ماند و خلقی کثیر از اهل حاجات دینی و دنیوی بر دروازه فیض اندازہ وی هجوم می آورد
و وی ب حاجت روانی هر یک می پرداخت و احدی را نا امید باز نمیگردانید -

و برادر بزرگ وی ملا مراد الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرائی داشت و بعد از قاضی القضاات ممتاز بود اما
در ویش دل بود سلسله نسبت خود بخواجه حافظ حسن بصیر خلیفه ملا محمد نازک نقشبندی کشمیری داشت
علی بن اقیاس برادر خرد وی ملا عبدالکریم جامع کمالات صوری و معنوی بود -

در حالات حضرت حافظ عبدالغفور صاحب | از تاریخ خزینة الاصفیا و از مکاتیب چهارم و الد ما بعد حضرت آخون صاحب
قدس سره مرشد حضرت آخون صاحب | ثابت است که پدر و پسر هر دو از خلفای مخدوم حافظ عبدالغفور صاحب

پشاور می قدس سره بودند پس مناسب است که بالا اختصار حالات حافظ صاحب بیان کرده شوند -
صاحب تاریخ خزینة الاصفیا می نگارند که حضرت مروج از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ اسمعیل غوری
است و از حضرت شیخ سعدی لاہوری نیز فایده کامل و بهره وافر یافت شکیستگی نفس و فروتنی بر وجود
صمدان جو دوی غلبه تمام داشت و ولی مادر زاد بود - چنانچه میفرمود که در ایام طفولیت با پدر عالی قدر خود

بکشمیر میرفتم بر بازار شیخ بابا عبدالکدوم که در محله فتحکدول است میرسیدیم در اینجا نماز خواندیم و بعد هر رکنی که
میخواستیم فلوس های سکه در آن وقت پیش خود از مغیب موجود می یافتیم و آنرا میگردانیدیم و با اطفال هم صرف میکردیم
و سید محمد غوث قادری گیلانی در رساله خود تحریر می فرماید که حافظ عبدالغفور پشاور می تمام شب بجهت و دم
و مراقبه میگذرانید و التفات برینا و اهل دنیا نداشت و دمام در خدمت مساکین و مسافران مشغول می ماند
و قریب پانصد کس هر روز در مطبخ وی طعام میخوروند و دیگران وی گاهی سرو نمیشد و خدام از صبح تا شام
در بخت طعام و تقسیم آن مصروف می ماندند و شیخ سوامی طعام بجا بختندان نقد و لباس هم مرحمت میفرمود
و این همه خرجش سوامی دخل ظاهری صرف از خزانه غیب بود و در عشق الهی بدین آگاهی میگذرانید که اگر کسی
آیتی از آیات قرآنی رو بروی وی میخواند یا لفظ الله بر زبان می آورد گریه و اضطراب بر حضرت حافظ طاری
میشد شیخ محمد عمر پشاور می صاحب جواهر السرائر میفرماید که حضرت حافظ صاحب اول در پشاور باروت
حافظ محمد اسماعیل غوری پشاور می مستفید شد و بهره وافر حاصل نمود بعد از آن لاهور تشریف آورد
و مشرف بشرف بیعت شیخ سعدی لاهوری گردید و خرقة خلافت و اجازت سلسله عالیہ نقشبندیہ
و قادریہ و چشتیہ و سهروردیہ یافت و از کابلان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر باش خدمت
اشرف ماند.

شیخ شرف الدین صاحب روضه السلام میفرماید که حضرت حافظ وقتیکه باران توجه میداد از لوله
عظیم بر زمین محله برپا می شد و او ایل حال اهل محله را خوف و هراس و امتگیه حال می شد بعد از آن
چون معلوم کردند بر وقت حرکت زمین میدانشند که حضرت توجه طلبا مصروف اند صاحب روضه السلام
می نگارند که سید ابوالمعالی کشمیری میفرماید که روزی حضرت حافظ در بازار پشاور میرفت و بنده همراه بود
ناگاه آنحضرت دست مرا بدست خود گرفت چون چند قدم بر فتم خود را با جناب در کشمیر یافتیم که از پل زینت
کدل که در کشمیر است میگذریم رفته رفته تا بهرنگین مسجد که در بازار کاغذ فروشان است رسیدیم و از آنجا جهت
کرده باز به پل زینت کدل رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا کرد دیدم که باز به بازار پشاور
میرویم بجا اینکه میرفتیم.

و نیز درج کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیهات پشاور به تقریب سیر و
خبرگیری مریدان خود تشریف برده بود وقت عصر رو بهی از دیهات مضافات در عقب سیر فرود آمده
در مسجدی قیام کرد و یاران بذكر و شغل و مراقبه مشغول شدند بجهت این حالت جماعتی از رهبران
و ذوان بار او غارت اسباب درویشان متوجه سمت مسجد شدند بعضی یاران که هنوز سیر بجا بود مراقبه

نینداخته بودند از مشاهد اینحال مضرب الحمال گشتند و شور و غوغا برداشتند حضرت حافظ باستماع شور و صدای خدام سر از مراقبه بر داشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بجز مشغول باشید حسب الامر همه یاران مراقب شدند و بکار مشغول گشتند و حضرت حافظ هم مشغول مراقبه گردیدند چون از ذکر و مراقبه فرصت یافتند همه یاران خود را با پیر روشن ضمیر در پشاور بخانه مسکونه وی یافتند همه خدام از ظهور این خوارق عظمی حیران ماندند و هیچ معلوم کردن نتوانستند که بچه طور از آن دیده که بفاصله چند کرده از پشاور بود باز در پشاور بخانه حضرت رسیدند -

و نیز درج روضه السلام است که شیخ احمد علی که از یاران صداقت کیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام که سلطان محمد معظم بهادر شاه ابن عالمگیر اورنگزیب در کابل در بانی عظیم و طاعون زبون مایه حال سکنای کابل و پشاور گردید و من هم بهمان بیماری سخت علیل شدم و بحالت نزع رسیدم و از حیات خود بایوس گشتم هم در آن حالت حال بیوشی و بیخبری بر من طاری شد و در واقع دیدم که حضرت حافظ عبدالغفور تشریف فرما شدند و مرا همراه خود بنجدت سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم بردند و عرض نمودند که محمد علی یکی از مردمان من است امید دارم که از بلای بیماری خلاص یابد ارشاد شد که صحت خواهد یافت - حضرت حافظ باز جرأت نموده بعرض پرداخت که یا رسول الله اگر همین ساعت بیماری وی بصحت مبدل نشود او را از حاضر کن خود بنجدت جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام لاکبر متبسم شدند و فرمودند که حافظ شما میخواهید که در تقدیر قادر حقیقی متصرف شویم - و این امکان ندارد باز عرض کرد که آنچه صعوبت و شدت مرض طایر حال من بیمار است همین وقت دور گردد - و قدری از آن اگر تا بوقت معهود باقی ماند مصایقه نیست حضرت فرمودند که بسیار خوب بیاس خاطر شما همین طور بنظور خواهد آمد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقوع آمد که همان روز از شدت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی ماند در چند روز زایل شد - عرض حالات خوارق عادات که از حضرت مدوح بنظور آمده اند بشمار آن که انضباط آن در اینجا خالی از تطویل نیست - عرض همین شک نیست که حضرت موصوف ممتاز اولیایه وقت خود بودند - وصفات و کمالات عجیبه میداشتند - در ساله هجری تاریخ چهارم ماه شعبان در عهد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی در شهر پشاور ازین جهان فانی بعالم جاودانی ولت فرمودند قطعه تاریخ وفات آنجناب در ذیل مندرج است -

شیخ عبدالغفور حافظ دین	چون جدا کرد جان بنام آقا	حافظ و اصل است تاریخش	هم بخوان حافظ کلام الله
بشارت ولایت قبل از	شیخ شرف الدین محمد زکیر در احوال	آخو نصاب در کتاب خودی نگار	که هرگاه آن نصاب
ولادت حضرت آخو نصاب	در بطن والده ماجده خود بودند	شبی از شبهای ماه والده ماجده ایشان	بر روی چهره خود

نشسته بودند و در بیداری دیدند که ماهتاب از آسمان فرود می آید و تا دیوار خانه رسیده ایستاد و گفت که فرزند زنیته خود را که در بطن دارد بیاورد و محافظت کنید که یکی از اکا بکا پلان و اصلان خواهد شد.

اجابت دعای مرضعه (۹) شیخ مذکور می انگارود که مرضعه حضرت آخوند صاحب خواست که بعد مدت رضاعت حضرت آخون صاحب بشفقت زیارت حرمین شریفین مشرف شده دعای ترقی درجات آخوند صاحب

و کامیابی ایشان تا مقام اولیا بکنند و این دعای مرضعه مقبول گردید و بشفقت زیارت حرمین شریفین مشرف شد و تمنای دعائی که آن داشت کرد حال آنکه در آن زمان زیارت حرمین شریفین از وقت راه هم بسیار دشوار بود و نیز مرضعه را بعد مقدرت دشواری دیگر هم بود مگر بعبایت مسبباً لا سباب همه آسان گردید.

بشارت ولایت بزمانه (۱۰) شیخ شرف الدین محمد در کتاب خود مینویسد که حضرت آخوند صاحب بزمانه طفولیت صغری حضرت آخوند صاحب بعمرت سالی با برادر کلان خود در بازار میرفتند و آشنای راه حضرت شاه صادق

قلندری که خلیفه حضرت سرمد قدس سره بودند و از اکا بر قلندران و مجذوبان ساگک و ولی کامل بودند و بچوبکی گذر دست داشتند بطرف برادر کلان ایشان اشارت کردند و فرمودند که ای آخون قدر و حرمت برادر خود بچوبکی نگاه دارد که یکی از اولیاست.

احوال طفلی حضرت (۱۱) شیخ مذکور در کتاب خود می نگارود که میان خواجه عبدالکریم میفرمودند که برادرم حضرت آخون صاحب را از نثر و سالی آثار نیک هویدا بود و از ناصیه ایشان آثار بزرگی

ظاهر می شد با همیچکس از اطفال محله بازی نمیگردند ما هر دو برادر بخانه خود با هم می باختیم. ایشاق طاق خانه را محراب مسجد قرار داده سنگها پائین طاق گذاشته زینها ساخته چوبی بدست خود گرفته بساخ خلیب بالا رفته خطبه میخواندند بی آنکه بیرون خانه برآمده باشند یا طریق خواندن خطبه دیده باشند و ضاع و اطوار ایشان همه بدین دستور بود.

ذکر تعلیم حضرت آخون (۱۲) چون عمر آخون صاحب ترقی میکرد در اخلاق حمیده و صفات جمیده روز بروز صاحب اخلاق ایشان افزونی بنظر می آمد از عهد طفولیت پابند صوم و صلوة بودند و نیز انقاد

مزاج ایشان بود و شوق حصول علم و در تعلیم از صغری توجیه بود. غرض تا سن شعور علاوه از اخلاق حسنه در علوم مروجه دستگامی کافی بهم رسید. چونکه از صغری توجیه آخوند صاحب بطرف سلوک هم مایل بود و صحبت اهل شد بسیار دوست میشدند لهذا اکثر بخدمت حافظ حسن بصیر قدس سره که در محله علی کدل متصل آستانه حضرت پیر بابائی اویسی قدس سره آسوده اند و از خلفا و مریدان آخون

ملا نازک نقشبندی بودند۔ اکثر حاضر میشدند حضرت ممدوح ایشانرا تعلیم اسم ذات نمودند برین بنیاد و ایشان خود امرید حضرت ممدوح می شمردند۔

ذکر سفر خواجہ مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت ^(سپا) برادر کلان حضرت آخوند صاحب نیز نسبت ارادت آخون صاحب از کشمیر و بخدمت پادشاهی مشرف شدن بحضرت حافظ حسن بصیر از مدت دراز میداشتند۔

حضرت ممدوح بالاخر چند مرتبه ارشاد فرمودند که وقت آن رسید که ترا کشایش ظاہری ہم خواہ شد۔

این زمانہ سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی بود۔ و نواب ابراہیم خان صوبہ دار کشمیر بودند و برای اعانت و امداد بساق قرہ تہمت ارسلان خان از شاہجہان آباد رسیدہ تا چندی در کشمیر

مقیم ماند امیر مذکور امید تعیین خود ملک دکن داشت و نیز از والد بزرگوار حضرت آخون صاحب وعدہ

اجرا سے مدد معاش در دکن کردہ بود۔ چون بعد چند سے امیر مذکور قصد مراجعت کرد و خواست

کہ بجنوب بادشاہ رود و ہمراہ خود عالمی متبحر از کشمیر برد۔ تمامی علماء بہ امیر مذکور رجوع شدند لیکن امیر

مذکور از آنہا یکی را منتخب کرد۔ تا آنکہ از ملا خواجہ مراد الدین خان صاحب کہ عالم متبحر بودند۔ ملاقات

کرد و ایشانرا بلحاظ علومی خاندان ایشان و تبحر علوم و دیگر صفات مستحسنہ منتخب کرد۔ و خواہش کرد کہ

ہمراہ او بشاہجہان آباد تکلیف فرمایند۔ جناب ممدوح قبول فرمودند۔ او گفت کہ فروار وزیر وانگی مقررست

علی الصبح تشریف آرند۔ جناب ممدوح حسب خواہش او علی الصبح مع والد بزرگوار خود تشریف

بروند۔ امیر مذکور بوجہ واجب التعلیم بودن حضرت موصوف۔ سواری خاصہ کہ انباری فیل بود بحضرت

ممدوح واو و خود بسوار ہی دیگر را ہی شد۔ همچنین تا بگجرات رسیدہ بودند کہ از پیشگاہ بادشاہ تعیین

ارسلان خان نزد بہادر شاہ شاہزادہ صوبہ دار کابل و پشاور شد۔ لہذا روانگی پشاور ضرور افتاد۔

آنحضرت ہم ہمراہی او بہ پشاور رسیدند۔ و چونکہ مولد حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سرہ

ہم کشمیر بود۔ و حضرت ممدوح اہل کشمیر را بسیار دوست میداشتند۔ ملاقات این حضرات از حضرت

حافظ صاحب شد و ایشان را عقیدت و ارادت از حضرت ممدوح پیدا شد و از بیعت حضرت ممدوح

مشرف شدند بعد چندی این حضرات آخوند صاحب را طلبیدند۔ و حضرت ممدوح مع والدہ و برادر خرد۔

ملا عبد الکریم صاحب از کشمیر بہ پشاور رسیدند۔ پس آنحضرات ایشانرا تفویض مرشد بزرگوار خود نمودند۔

و حضرت آخوند صاحب و برادر خرد ایشان ملا عبد الکریم صاحب از بیعت حضرت حافظ صاحب مشرف شدند۔

و چونکہ زمان صوبہ دار کابل و پشاور در زمستان بہ پشاور میماند و در تابستان بہ کابل قیام

میکرد۔ پس بوقت روانگی کابل این حضرات ہمراہ ارسلان خان و بہادر شاہ شاہزادہ صوبہ دار

کابل به کابل روانه شدند۔ و حضرت آخون صاحب معہ برادر خرد و والدہ ماجدہ در پشاور مقیم ماندند۔ حضرت عبدالغفور صاحب قدس سرہ با آخون صاحب بیجا التفات پیدا شد۔ در روز تکمیل تعلیم علوم ظاہری میفرمودند و در شب تعلیم باطنی میفرمودند و شب و روز پیش خود میداشتند۔ و سرگرم تعلیم ظاہری و باطنی بودند۔ تا آنکہ در عرصہ دو و نیم سال تعلیم ظاہری و باطنی ختم نموده بجلالت خود ممتاز فرمودند و ملا مراد الدین خان صاحب بعد چندی بہ شاہ جہان آباد رسیدہ از بار پائی خدمت اورنگ زیب شاہ غازی مشرف شدند و بعدہ مفتی سرفراز گردیدند۔ و بعد چندی مقبول نظر باو شاہ گردیدند۔ و مستحق ترقی اعلیٰ قرار یافتند۔ و بعدہ جلیہ قاضی القضاات مشرف شدند۔ و بعد چندی در کشمیر بہ برگشتہ لازم موضع شروع خاصہ بچار مواضع دیگر بطور جاگیر بہ ایشان عطا شد۔

و کفر اغت یا فتن حضرت آخون صاحب | محمد مقصود کہ شیخ معروان مخلصان خالص العقیدت حضرت آخون صاحب از تعلیم باطنی و تقریر حضرت بروکالت بادشاہی | بود از شیخ شرف الدین محمد زبیر اکثر احوال و کرامات و خوارق عادت حضرت آخون صاحب بیان نمود۔ و کیفیت شفقت جناب مدوح نسبت طالبان و خصوصاً نسبت خود با تفصیل ظاہر کرد۔ ازان جملہ اینست کہ گفت روزی از جناب مدوح استفسار کردم کہ حضرت تا چند زمان بخدمت پیروم شد خود حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ حاضر ماندند۔ و منازل سلوک طی فرمودند۔ و چنان خدمت کالت منصب یافتند از کمال غریب نوازی و بندہ پروری فرمودند کہ منازل و مقامات سلوک بتوجہ حضرت پیروم شد خود در دو نیم سال تمام و کمال طی نمودم۔ بعد ازان شبی در خواب دیدم کہ یک نانی بہمن دادند۔ صبح آن بخدمت حضرت خود عرض کردم فرمودند۔ بی واقعیت شمارا نانی دادند۔ بعد چند روز حضرت مدوح را ہفت صدر و پیمہ بفتح رسید فرمودند کہ این را پیش خود نگہدار بعد چندی دیگر عزیز سے یک اسپ نذر کرد آنرا ہم حوالہ فقیر نمودند و فرمودند کہ این سوار است و آن خرچ است بر خیز و پیش برادر خود ملا مراد الدین خان برو کہ صورت کان تو خواہد شد تمیہ نموده راہی شاہ جہان آباد شدم و در آنجا رسیدہ پیش برادر بزرگ خود چند روز گزارانیدم روزی ایشان را مغموم و محزون دیدم و وجہ آن از ایشان پرسیدم فرمودند کہ فلان امیری کہ باو شاہ اورا بسیار میخواست نسبت او قسم افتاده است ازین وجہ او بدر بار آمدن نمیتواند ظل الکی علاج قسم او میخواستند لیکن از روی شرع شریف آنرا علاج نیست علا و فضلا ہمہ در نیاب در مانده اند۔ ازین سبب مغموم۔ جواب دادم کہ این را علاجی ہست مرا پیش باو شاہ بیز تا علاج آن کنم۔ بسامعت این جواب بر اوم خوش و محرم شدند و پریشانی او شان رفع گردید۔ فرود امرا ہمراہ بردند و عرض کردند کہ برادر من ملا عبدالسلام میگوید کہ من علاج این قسم میدانم۔ بسامعت این اورنگ زیب بادشاہ غازی خوش شدند و فرمودند

که او شان را پیش من آرند چون مرا طلبیده پیش بادشاه بروند بادشاه از من فرمود که تدارک این قسم
 کجا مرقوم است عرض کردم که در فلان کتاب مرقوم است - فرمودند آن کتاب پیش شما موجود است عرض کردم
 که پیش من موجود نیست در کتب خانة شاهي موجود خواهد بود - فوراً ابدار و غة کتب خانة حکم شد که آخونصاحب
 را همراه خود ببرند و کتاب را از کتب خانة بر آرند من همراه دار و غة کتب خانة رفته کتاب بر آوردم و هر جا که
 مسئله بآیه البعث نوشته بود - نشان نهاده پیش بادشاه آوردم و بنظر انور اعلی حضرت گزاراندم -
 بلا حظه آن بسیار خوشنود شدند و فوراً حکم صادر فرمودند که ایشانرا از طرف خود وکیل صوبه کشمیر مقرر کردیم
 و بر بنای حکم ظل آلهی کشمیر روانه شدیم سبب یافتن خدمت و کالت بادشاهی همین است و هر چه شد
 بتوجه و عنایت پیرو مرشد شد -

(۱۵) دولت و جاه ظاهری | چونکه عنایت ظل سبحانی روز بروز بر حال حضرت آخونصاحب افزون می شد بوجهی
 حضرت آخونصاحب | منصب جاری شد و بعد چندی از خدمت مفتی سر فزاز فرموده شدند و بوجهی
 از ان ترقی یافته بخدمت قاضی القضاات ممتاز شدند و بعد چندی شیخ الاسلام گردیدند - و در کشمیر چهار
 مواضع جاگیر هم محنت شدند - و در زمانیکه شیخ الاسلام شدند اجازت قیام کشمیر هم حاصل شد و
 خدمت و کالت هم بجال داشته شد و به کامیابی تمام به کشمیر مراجعت فرمودند و تا آخر عمر در کشمیر کار فرما ماندند -
 و حقیقت و سلطنت اسلامیه اعزاز و اختیارات شیخ الاسلام نظیر داشت و با آن و کالت بادشاهی که
 اعزاز آن هم در ان زمان بحد بود - و منصب و جاگیر گویا ترقی ظاهری بحد کمال و دولت و دنیا زاید از کافی
 حاصل شده بود - این حالت ظاهری شیخ الاسلام بود - و حالت باطنی آخونصاحب ازین بسیار برتر است
 که چیزی از ان آینده بیان کرده خواهد شد -

(۱۶) کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخون صاحب | چون حضرت آخونصاحب بعد کامیابی از خدمت حضرت حافظ
 و مدت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفا | عبدالغفور صاحب قدس سره رخصت شده راهی شاهجهان آباد
 شدند در ان وقت عمر آخون صاحب زاید از بیست و پنج سال نبود - و بعد از خلافت و اجازت حضرت آخونصاحب
 رهنمایی در ماندگان و بهایت گم رهان آغاز فرموده بودند و مرید میگردند و تعلیم باطنی میفرمودند و قریب
 اختتام سال هشتاد و پنجم ازین جهان فانی رحلت فرمودند ازین ظاهر است که تقریباً شصت سال حضرت
 مدوح مسند آرای ارشاد ماندند و مریدان حضرت مدوح همه سالکان و طالبان وقت بودند - و تعداد مریدان
 از کور و انات از حضرت متجاوزست همچنین خلفای جناب مدوح بیشمار اند - صاحب خزینة الاصفیاء نگارند
 که اگر چه خلفای خواجہ بیشمار اند اما خواجہ محمد عابد کادوسی و شرف الدین محمد زبیر و محمد عثمان زنگوجی

و شیخ عبدالرزاق رسول پوریه و خواجہ امان اللہ و حاجی تیمور خٹنی و خواجہ محمد فخر الدین و عبد الرحمن یا کندی
و ابو البقا کشمیری و محمد رضا بن عبدالکریم برادر زاده آنحضرت و محمد ابراهیم و اکبر شاه و شیخ عبداللہ و شیخ
حمید الدین ابن محمد نظام از اشهر ترین خلفای خواجہ اند۔

ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب حضرت آخون صاحب بطرق مندرجہ ذیل مجاز و مازون بودند۔

بهرق اربابہ و شجرہ نسبت ایشان (۱) طریقہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ ارواحہم

(۲) طریقہ عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم

(۳) طریقہ شریفیہ کبریہ قدس اللہ سرہم الغریز

(۴) طریقہ سننویہ سمر درویہ قدس اللہ سرہم

در طریقہ اول الذکر از حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سرہ اجازت داشتند و در طریقہ ثانی از حضرت
شاه فی الحال صاحب کہ از اولاد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بودند اجازت یافتند و در طریقہ ثالثہ
از خواجہ محمد بادشاہ قدس اللہ سرہ کہ از اولاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی بودند اجازت حاصل کردند و در
طریقہ رابعہ از بابا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ مجاز گردیدند۔ لهذا در چهار طرق مذکورہ مریدان۔ و سالکان سلوک
آن طرق را تعلیم فرموده بحق میرسانیدند طریقہ حسنیا افضلیہ آدمیہ بنوریہ ایشان یکشمیر آوردند و مکتوبات
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و رسایل دیگر بزرگان خاندان نقشبندیہ اولاد کشمیر ایشان رسانیدند
و شایع فرمودند۔

(سلسلہ نقشبندیہ) در طریقہ عالیہ نقشبندیہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت حافظ عبدالغفور پشاور سی قدس سرہ
و مرشد ایشان حضرت حاجی اسمعیل غوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ سعدی لاهوری قدس اللہ سرہ
و مرشد ایشان حضرت شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ علی
اکملی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ محمد درویش قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا
زاهد وحشی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت
مولانا یعقوب چرخمی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شاه نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان
حضرت سید کمال قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت بابای سماسی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان
حضرت علی رامیتنی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان خواجہ محمود النیر قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت
عارف ریوگری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ

یوسف بهدانی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوعلی فارسی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت سلمان فارسی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند که از جناب خواجہ پیر و سر حضرت احمد مجتبیٰ محمدی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیضیاب گرویده بودند۔

(سلسلہ قادریہ) و در طریقہ عالیہ قادریہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت شاہ فی الحال صاحب قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد اشرف صاحب قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت معصوم صاحب قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شاہ سکندر قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شاہ کمال قدس سرہ و مرشد ایشان شاہ نعل اللہ قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت سید گدا قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شمس الدین عارف قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شمس الدین صحرانی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت سید عقیل قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت سید بہا الدین قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت سید عبدالوہاب قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شرف الدین قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ عبدالرزاق قدس سرہ و مرشد ایشان قطب لاقطاب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوسعید مخزومی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ و مرشد ایشان شیخ عبدالواحد قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ شبلی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت امام حسین شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اندک از حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فیضیاب شدہ بودند۔

<p>تذکره توجیه حضرت آخون صاحب نسبت تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان</p>	<p>حضرت آخون صاحب با وصف تعلقات خدمات شاهی و جاگیر داری و عیال داری و قبیل داری تعلیم علوم فقه و حدیث و تفسیر و دیگر علوم ظاهری و تعلیم علوم باطنی و تسلیم سلوک سالکان بر کارهای دنیوی مقدم میداشتند و طالبان علوم ظاهری و باطنی را بنایت شفقت و مهربانی و دلجوئی و نرمی تعلیم علوم ظاهری و باطنی میفرمودند. هر چند حضرت ممدوح تعلقات دنیا را بظاہر پرده باطن خود ساخته بودند لیکن عبارات کتاب دای پو شنیدن میتواند آثار ولایت بخوبی از جنین حضرت ظاهر شود و هر گاه بر پاگی یا بسواری دیگر از راه بانار بدربار محکم میرفتند اهل بازار و دربار بر روی مبارک ایشان نظر کرده این آیه کریمه مانند بشران هذا الامک کریم میخواندند و چنانچه میخواندند که ایشان هر وقت فاسه از خود و باقی بحق می بودند</p>
---	---

<p>مجموعه مکاتیب حضرت آخون صاحب دوازده مکاتب که هم رسیدند</p>	<p>ملا خواجه محمد عابد کاموسی که بر تمامی خلقای حضرت بزرگی میداشتند و اعظم ترین خلفای حضرت بودند بعضی عنایت نامجات حضرت جمع کرده بودند که ازان دوازده خطوط جمع کرده ایشان تا این وقت باقی اند که بطور تبرک در ذیل ورج کرده می شوند</p>
---	--

مکاتیب (۱)

محمد و ماسجی کشنده شیر که گرد روان به جذب بهم میشود لیکن جذب که لطیف باشد ادراک هم لطیف میشود
القبض والبسط فی الولی کالوحی فی النبی - و تئیکه آه می در زما یافت می افتد خود به مناسبت باین نصیحت می افتد
اولت رهبر ارچه با و بود و رسی آنجا که یاد باد بود و العجز عن درک الا دراک ادراک - سالک را وقتی می آید
که هر خطره اش زینه میشود برای مطالب فوق و فوق الفوق هر مرتبه از وجود حکمی دارد - بهر حال صحبت خلیل تر است
و بعد آن رابطه و کاتب علی توجه را متوجه احوال خود دانند که تربیت بر چهار قسم است نوع اول آنست که چون
مکبان که در زیر پرهای خود بیضه را از هیئت بیضی که به هیئت جانوری رسانند - دوم چون مرغ آبی هر چند خود در آب
است و چپایش در غیبت باز تربیت میکند - سوم چون کلنگ که بچه های خود را از همتا تربیت میکند -
چهارم آلت تربیت محض بیچون است بهر حال تربیت منقطع نیست علی ما نقلنا با مخرج که بر دانه
پنهان بحرم قافله راه و السلام علیکم و علی من لدیکم -

مکاتیب (۲)

محمد انشد العلی و فصلی علی ابی الامی و علی کل التقی و التقی و نسلم علیهم - بعد سلام بر اوران عزیز القدر ملا محمد حسن
و ملا محمد عابد سلامها اللہ تعالی - محفوظ بود و بد ایند که خط رسید فرحت بخشیت تا سرف بر عدم گرفتن رخصت
خلوت سگه نامه نوشته بودند - طریق حضرت با نیست خوب شده از دل سالک ره جاوید صحبت شان *

میبرد و سوسه خلوت و فکر حله را به اعتکاف مستنون ده اخیر رمضان است نقشبندی زواید نمی پروا زند
 مگر آنکه این سته ماهه راز و مهر قرار دهند و عوض اعتکاف قضا شده ادا کنند که راهی به سنت پیدا کنند با بجز استقامت
 غنیمت است دیگر نوشتند تحشر بر فوت صحبت هم فائده صحبت می بخشند چنانکه پیغمبر ماصلی الله علیه وسلم
 وقت احتضار حضرت خدیجه رضی الله عنها گفته اند که مرا در دنیا و در جنت از واج نصیب است گونه ایشان
 متغیر شد حضرت کبر گفتند رضی الله عنه که یا رسول الله این وقت چه وقت این سخن بود نمردند که ایشان
 جهاد نکردند این سخن حسرت خیز تا مقام جهاد بشود سبق دیگر خواسته بودند سبق محمد حسن با اختیار شما مفوض است
 بر شیب که گفتم بگویند و سبق شما آنست که همیشه خالی نشینید و هر چه پیش آید آنرا نفی کنید و آنرا پست دانید
 و روی با فوق آن کنید بر عایت شرایط و آداب که از حضرات با رسیده است و این عاصی آنها را در یک
 بیت جمع کردم -

خلو و نفی و ربط و صحو و سنت | انامی و خلوص و مرغیبت

می باید که مردم را بر غیب سومی اقامت شریعت مشرف دارند و اسلام والا کرام -

مکاتیب (۳)

محمد و افضل علی النبی الا انی العربی و علی کل النقی و التقی و نسلم - بعد سلام مسنون برادر عزیز القدر طاهر محمد عابد
 ابن فضیلت پناه محمد یوسف معلوم نمایند که خط اشتیاق نامر رسید فرحت بخشید اشتیاق نتیجه بعد صورتی است
 در قرب بدان تقدان شوق است که (الاطال شوق الابرار الی تقائی - وانا الیهم اشد شوقاً) حدیث قدسی است
 مالا اشد شوقاً باشد شوقاً - و برابر است و در مقربین شوق مفقود است - زیرا که شوق مشعر از بعد و فقدان
 است و در مقربین بعد نیست و این صفات بعدیه در سالک نماند بعد از آن که از مقربین شود و اگر موعی
 در میان حجاب باقی ماند از مقربین نیست بلکه از ابرار است - حسنات الابرار استیات المقربین وارد
 است - اکتفا و بجز و قرب قلوب درجه ثانیه است - ضبط اوقات شبانه روز طلبیده اند مجملش نیست
 که چون از خواب بیدار شود و موافق سنت عمل آرد و دعیه ماثوره را در هر عملی و کاری بخواند و نماز
 تجدد را در او از رکعت بقرات طویل یا بر چه میسر آید ادا کند بعد آن تا فجر بسبق باطن مشغول شود و اگر فرصت با پنجیا
 که تجدد بین الثومین شود و سنت باند بود خانه ادا کند بعد آن در مسجد و بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب مراقبه نشیند بعد
 اشراق ادا کند و دوگاه شکر نعمت شب و روز و دوگاه اشکاره و دوگاه استغاده شسته گذارد و اگر
 فارغ باشد باز نشیند تا چاشت و ضحوة کبری بسبق باطن مشغول شود و اگر سالک فارغ است مراقبه
 مشغول شود و اگر طالب العلم است بدرس و اگر کاسب است بکسب بعد از آن نماز فی زوال ادا کرده